السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ دعوۃ التوحید کے بعض شماروں میں تثویب کی ممانعت کے بارے میں لکھا گیا، جبکہ ہم نے ایک مولوی صاحب سے سنا تھا کہ فجر کے وقت تثویب کہی جا سکتی ہے؟ کیا یہ درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اذان فجر کے علاوہ کسی بھی موقع پر تثویب کہنا بدعت ہے۔ امام ابن قدامہ ایک فصل کا عنوان یوں قائم کرتے ہیں:

(ویکرہ التثویب فی غیر الفجر) (اور فجر کے علاوہ تثویب کہنا مکروہ ہے۔)

آگے لکھتے ہیں: تثویب اذان میں کہی جائے یا اذان کے بعد ایک ہی بات ہے۔ اس کی دلیل بلال رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نبوی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اثوب فی الفجر ونہانی ان الثوب فی العشاء (ابن ماجہ، الاذان والسنة فیھا، السنة فی الاذان، ح: 715، وفی سندہ ضعف

''مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں (اذان) فجر میں تثویب کہوں، جبکہ آپ نے مجھے عشاء کے وقت تثویب سے منع کر دیا۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوئے، آپ نے ایک آدمی کو ظہر کی اذان میں تثویب کہتے سنا تو مسجد سے باہر نکل آئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

(اخرجتنی البدعة)

''مجھے بدعت نے نکال دیا ہے۔''

اذان فجر میں تثویب کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ اس وقت اکثر لوگ سو رہے ہوتے ہیں اور نیند سے بیدار ہو کر نماز کے لیے اٹھتے ہیں، تو اس کے لیے تثویب کو حسب حاجت مختص کیا گیا۔ (المغنی مع الشرح الکبیر 513/2، 1425ھ/2004ء دار الحدیث، القاہرہ)

ملحوظہ: صلاۃ الفجر کے وقت جو تثویب کہی جاتی ہے، یہ اذان کا جز ہے اذان سے علیحدہ نہیں ہے، کیونکہ وقت فجر کی تثویب (الصلوۃ خیر من النوم) کی تعلیم خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موذن بلال رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اذان و نماز، صفحہ: 350

محدث فتویٰ